ویلنٹائن ڈے کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم

[اردو]

حقيقة عيد الحب وحكمه الشرعي

[اللغة الأردية]

إعداد

عطاء الرحمن ضياء الله

نظر ثانی

شفیق الرحمن ضیاء اللہ المدني

مراجعة: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

الرياض - المملكة العربية السعودية

1429-2008

islamhouse.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

ویلنٹائن ڈے(یوم محبت) کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم

الحمد للّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، أما بعد:

ہر سال ۱۴/فروری کو ویلنٹائن ڈے (یوم اظہار محبت) کے نام سے پوری دنیا میں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتاہے,لیکن اس تہوار کی کیا حقیقت ہے؟ اور ایک مسلمان کے لیے اسے منانا اوراس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اوراس کا شرعی حکم کیاہے؟ مسلمانوں کی نصیحت وخیرخواہی کے طورپر درج ذیل سطور میں انہی امورپر باختصار روشنی ڈالی گئی ہے.

اس کا تاریخی پس منظریہ ہے کہ پادری ویلنٹائن تیسری صدی عیسوی کے اواخرمیں رومانی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے زیرحکومت رہتا تھا،کسی نافرمانی کی بنا پربادشاہ نے پادری کوجیل کے حوالے کردیا،جیل میں جیل کے ایک چوکیدار کی لڑکی سے اس کی شناسائی ہوگئی اوروہ اس کا عاشق ہوگیا، یہاں تک کہ اس لڑکی نے نصرانیت قبول کرلیا اوراس کے ساتھ اس کے ۴۶/رشتہ داربھی نصرانی ہوگئے،وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لیے آتی تھی ،جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کردیا,پادری کو جب یہ پتا چلا تو اس نے یہ ارادہ کیا کہ اس کا آخری لمحہ اس کی معشوقہ کے ساتھ ہو،چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک کارڈ ارسال کیا جس پر لکھا ہواتھا "**مخلص ویلنٹائن کی طرف سے**" ۔پھر اسے ۱۴/فروری ۲۷۰ء کوپھانسی دے دی گئی۔اس کے بعدیورپ کی بہت سی بستیوں میں ہرسال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کو کارڈبھیجنے کا رواج چل پڑا، ایک زمانہ کے بعد پادریوں نے سابقہ عبارت کواس طرح بدل دیا: "**پادری ویلنٹائین کے نام سے**"، انہوں نے ایسا اس لیے کیا تاکہ پادری ویلنٹائین اوراس کی معشوقہ کی یادگار کوزندہ جاوید کردیں۔

آج پوری دنیا میں اس دن کو نوجوان لڑکے اورلڑکیاں بڑے زور وشورسے مناتے ہیں،اس موقع پر ویلنٹائن کارڈ ارسال کیے جاتے ہیں، خاص طورسے سرخ گلاب کے پھول پیش کیے جاتے ہیں، ویلنٹائن ڈے کی مبارکبادی دی جاتی ہے،رقص وسرود کی محفلیں

منعقد ہوتی ہیں، مختلف قسم کے ہدایا وتحائف اوریادگاری نشانیوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔اس طرح یہ نوجوان لڑکوں اورلڑکیوں کے درمیان فحش کاری اورفسق وفجور کی نشرواشاعت،اور اباحیت کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔

افسوس کہ مسلم معاشرہ بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ ایک خالص بت پرستانہ عیسائی عقیدہ ہے جس میں ایک کافر نصرانی شخصیت کی یادگار منائی جاتی ہے اوراس کی آڑ میں فاسد عقائد ،الحاد وبے دینی ،اباحیت ،اخلاق باختگی ،فحش کاری اورفسق وفجور کی ترویج کی جاتی ہے، لہٰذا کسی مسلمان کے لیے اس (Valentine's Day)کو منانا، یااس کی محفل میں شریک ہونا،یاکسی کواس کی مبارکبادی دینا، یاویلنٹائن کارڈ ارسال کرنا،یاسرخ گلاب کا پھول یا کوئی اوریادگارنشانی یا ہدایا وتحائف پیش کرنا،یا اس میں کسی بھی طرح کا کوئی تعاون کرنا قطعاً جائزنہیں ہے۔کیونکہ مسلمانوں کا اس سے سرے سے کوئی تعلق نہیں ،بلکہ یہ عیسائیوں کے عادات وتقالیدمیں سے ہے۔

لہٰذا اسے مناناﷲ کے دشمنوں کی مشابہت اختیار کرناہے جس کے انجام بد سے آگاہ کرتے ہوئے نبی کریمﷺنے ارشاد فرمایا:

" جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔" (ابوداود)

حافظ ابن کثیر رحمہ ﷲ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث کفار کی ان کے اقوال وافعال، لباس(پہناوے)،تہواروں ،عبادات اور ان کے علاوہ دیگر ایسے امور میں‌جسے ہماری شریعت نے ہمارے لیے مشروع وجائز نہیں قراردیا ہے، مشابہت اختیار کرنے پروعید،دھمکی اور سخت ممانعت پر دلالت کرتی ہے...'' (تفسیر ابن کثیر۱/۳۲۸)

نیز اس تہوار کے منانے سے بے حیائی ، فحش کاری اور بدکاری پھیلتی ہے،اور ﷲ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النور: ۱۹)

" جولوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں۔" (النور:۱۹)

اس آیت میں ہر اس شخص کے لیے سخت وعیداور خوفناک دھمکی ہے جو اس بات کا خواہش مند ہے کہ مسلم معاشرے میں بے حیائی پھیلے، تو پھر بھلا بتلائیے کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بذات خود بے حیائی پھیلاتا اور اس کی نشرواشاعت اور ترویج کرتا یا اس کی سرپرستی کرتاہے؟

نیز امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: " عجمیوں کی زبان نہ سیکھو، مشرکوں کے تہوار کے دن ان کے گرجا گھروں میں نہ داخل ہو، کیونکہ ان پر (اللہ کی) ناراضگی نازل ہوتی ہے۔" (سنن البیہقی ۹/۳۹۲)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی زبان سیکھنے اور ان کے تہوار کے دن ان کے کنیسہ میں محض داخل ہونے سے منع فرمایاہے، تو پھر ان کے بعض کاموں کو کرنے کا کیا حال ہوگا؟ یا ان کے دین کے تقاضے کے مطابق کسی کام کے کرنا کا کیا حکم ہوگا؟ کیا کام کے اندر ان کی موافقت کرنا زبان کے اندر موافقت کرنے سے زیادہ سنگین نہیں ہے؟ یا ان کے تہوار کے بعض کاموں کو انجام دینا محض ان کے تہوار کے دن ان کے پاس جانے سے زیادہ گمبھیر نہیں ہے؟ اور جب ان کے تہوار کے دن ان کے عمل کے سبب ان پر ناراضگی برستی ہے تو کیا جو شخص عمل یا اس کے بعض حصے میں ان کا ہم شریک ہوگا وہ اس کی سزا سے دوچار نہیں ہوگا؟"

نیز عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ کے دشمنوں سے ان کے تہوار میں اجتناب کرو۔" (سنن البیہقی ۹/۳۹۲)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کیا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان اللہ کے دشمنوں سے ان کے تہوار میں 'ملاقات کرنے اور ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے منع نہیں کرتاہے؟ تو پھر اس شخص کا کیا حکم ہوگا جو ان کے تہوار کو مناتاہے؟ (اقتضاء الصراط المستقیم ۱/۴۵۸)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

' 'کفر کے مخصوص شعائر کی مبارکبادی دینا متفقہ طورپرحرام ہے، مثلاً انہیں ان کے تہواروں یا ان کے روزے کی مبارکبادی دینا، چنانچہ اس طرح کہنا: آپ کی عید مبارک ہو، وغیرہ. اس طرح کہنے والا شخص اگر کفر سے بچ گیا تو وہ حرام چیزوں میں سے تو ہے

ہی، وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ وہ اسے صلیب کو سجدہ کرنے کی مبارکبادی دے،بلکہ یہ اللہ کے نزدیگ شراب پینے،قتل کرنے اور حرام کاری کرنے وغیرہ کی مبارکبادی دینے سے بھی زیادہ گناہ اور ناراضگی کا باعث ہے۔بہت سے لوگ جن کے نزدیک دین کی کوئی قدروقیمت نہیں ہے وہ اس کے شکار ہوجاتے ہیں اور انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے کتنا قبیح اور گھناؤنا کام کیاہے،جس نے کسی شخص کو کسی معصیت ونافرمانی،یا بدعت ، یا کفر کی مبارکبادی دی ،وہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی اور غضب کا شکار ہوا۔" (احکام اہل الذمۃ ۱/۲۰۵-۲۰۶)

کفار کو ان کے دینی تہواروں کی مبارکبادی دینا حرام اور اس قدر سنگین اس لیے ہے کہ اس سے کفر کے شعائر کا اقرار اوراس پر رضامندی کا اظہار ہوتاہے۔ عصر حاضر کے علمائے کرام نے اس کے حرام ہونے کا فتوی دیا ہے،اور مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے، ان میں سرفہرست مستقل کمیٹی برائے تحقیقات وافتاء ، مملکت سعودی عرب ہے (ملاحظہ ہو: فتوی نمبر(۲۱۲۰۳) بتاریخ۱۴۲۰/۱۱/۲۳ھ) انہی میں سے مایہ نازعالم دین فضیلۃ الشیخ محمدبن صالح العثیمین رحمہ اللہ ہیں جن کا اس بارے میں بتاریخ ۱۴۲۰/۱۱/۵ھ کاخودنوشت فتویٰ موجود ہے۔(مجموع فتاوی ابن عثیمین ۱۶/۱۹۹-۲۰۰)۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور بدعات وخرافات اورغیر اقوام کی مشابہت اختیار کرنے سے محفوظ رکھے, آمین.

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم.

عطاء الرحمن ضیاء اللہ*
*atazia75@gmail.com